بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ الفضل قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۲ | ۱۵ ماہ صلح ۱۳۲۳ ہش | ۱۸ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ | ۱۵ جنوری ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۳

مدینۃ المسیح

لاہور ۱۳ ماہ صلح - آج ۴ بجے شام بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے - الحمد للہ

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کا اپریشن کل جمعہ کے روز نو بجے صبح ہسپتال میں ہوگا - حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے قادیان میں صدقہ کا انتظام فرمایا ہے - اور بورڈ پر دعا کے اعلان کے علاوہ مساجد میں بھی دعا کی تحریک فرمائی - احباب سیدہ موصوفہ کے لئے خصوصیت کے ساتھ دعا فرمائیں - کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو - اور اس مرحلہ کو خیر و عافیت کے ساتھ گذار دے - آمین

قادیان ۱۳ ماہ صلح - حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو متلی سے تو آرام ہے - مگر باقی عوارضات میں نمایاں فرق نہیں - حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کی جائے -
حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کو نسبتاً افاقہ ہے - الحمد للہ - صحت کاملہ کیلئے دعا کی جائے -

ہری پور کا فرقہ وارانہ فساد - مسلمانوں سکھوں اور حکومت کا قابلِ تعریف رویہ

ہندوستان میں ایک بہت بڑی مصیبت فرقہ وارانہ فسادات ہیں - آئے دن کسی نہ کسی گوشہ ملک میں کوئی نہ کوئی فتنہ برپا رہتا ہے - کہیں ہندو اور مسلمان ایک دوسرے کا خون بہاتے ہیں - کہیں ہندو اور سکھ ایک دوسرے کی جان لیتے ہیں - کہیں سکھ مسلمان خون خرابہ کرتے نظر آتے ہیں - کسی قوم کی کوئی خوشی یا غمی کی تقریب ہو - وہ اپنے ساتھ خوف اور تشویش کے بادل لے کر آتی ہے - اور اگر بدقسمتی سے کبھی کوئی سی دو قوموں کی تقریبوں کا تاریخوں کے لحاظ سے اجتماع ہو جائے - تو خونریزی اور تباہ کاری کے خطرات بہت زیادہ بھیانک شکل اختیار کر لیتے ہیں - اور کہیں نہ کہیں فتنہ و فساد پھوٹ ہی پڑتا ہے -

اب کے مسلمانوں کا محرم اور سکھوں کا گورپرب یعنی گورو گوبند سنگھ صاحب کے جنم دن کی تقریب شروع جنوری میں واقعہ ہوئی - جبکہ فرقہ وارانہ فتنہ و فساد اور کشت و خون کی روایات کو برقرار رکھنے کا فرض ہری پور ضلع ہزارہ کی سرزمین نے ادا کیا - ۲ جنوری کو سکھ اپنا جلوس نکالنا چاہتے تھے - لیکن مسلمان محرم کے ان ایام کو اپنے لئے ماتمی قرار دیتے ہوئے جلوس کے خلاف تھے - اس صورت حالات کی اطلاع جب ڈپٹی کمشنر صاحب کو پہنچی - جو سکھ ہیں - تو وہ یکم جنوری کو چند اور افسروں کو ساتھ لے کر ایبٹ آباد سے ہری پور پہنچے - اور آخر یہ طے ہوا - کہ سکھ بغیر بینڈ اور گولے چلائے جلوس نکالیں - اور جلوس پچھلے پہر نکالنے کی بجائے صبح سویرے ہی نکال دیا جائے - چنانچہ دوسرے دن صبح دس بجے جلوس نکال کر ختم کر دیا گیا - اور ڈپٹی کمشنر صاحب جلوس کے بخیر و خوبی ختم ہونے پر واپس چلے گئے - لیکن تھوڑی ہی دیر کے بعد بالفاظ مسلمان نامہ نگار پانچ ہزار اور بالفاظ ہندو رپورٹر ۶-۷ ہزار کے قریب دیہاتی مسلمان شہر کے دروازوں پر جمع ہو گئے - اس وقت جو افسر موجود تھے - انہوں نے دو سو پولیس اور ایڈیشنل پولیس کے سپاہیوں کے ساتھ لوگوں کو شہر میں داخل ہونے سے روکنے کی کوشش کی - مگر کامیابی نہ ہوئی - اور ہجوم مختلف راستوں سے شہر میں داخل ہو گیا - اس کے بعد فساد کس طرح شروع ہوا - اس کے متعلق اخبار "زمیندار" کی تحقیقات یہ ہے - کہ "ہری پور کے کانگرسی مسلمانوں اور احرار نے اسلام کے نام پر دیہاتی مسلمانوں کو بھڑکایا - کہ وہ شہر میں لوٹ مار کریں تاکہ مسلمانوں اور سکھوں کے تعلقات خراب ہو جائیں" اور یہ کوئی بعید از قیاس بات نہیں - خاص کر احرار کے متعلق - الغرض آبادی میں لوٹ مار کی آتشزدگی اور خونریزی کی وارداتیں شروع ہو گئیں - تھوڑے ہی عرصہ کے بعد حکام نے عوام پر قابو پا لیا - اور تین مقتولین سے آگے بات بڑھنے نہ پائی - جن میں سے ایک مسلمان تھا - اور ایک اور مسلمان بعد میں مر گیا یہ جو کچھ ہوا - کوئی نئی بات نہیں - سرزمین ہند اور پنجاب میں چشم فلک نے اس سے بہت زیادہ خون رُلانے والے واقعات بارہا دیکھے ہیں -

حضرت امام جماعت احمدیہ کی تجویز

ظاہر ہے کہ جن ہمسایہ اقوام کے تعلقات اس درجہ کشیدہ اور بگڑے ہوئے ہوں - انہیں کسی وقت آرام کا سانس لینا نصیب نہیں ہو سکتا - اور جب بے اطمینانی اور ایک دوسرے سے بدگمانی کی یہ صورت ہو - تو ایسے لوگوں اور ایسے ملک کی بدنصیبی میں کیا شبہ ہو سکتا ہے - اور وہ تمدنی - معاشرتی اور سیاسی ترقی کیا خاک کر سکتا ہے - انہیں باتوں سے متاثر ہو کر حضرت امام جماعت احمدیہ اہل وطن کے سامنے یہ تجویز فرما چکے ہیں - کہ فرقہ وارانہ فسادات کو روکنے کی ایک ہی کامیاب صورت ہے - اور وہ یہ کہ جو لوگ اس قسم کے فسادات میں حصہ لیں - نہ صرف ان کی کسی رنگ میں جرم پوشی نہ کی جائے - بلکہ جس مذہب سے تعلق رکھتے ہوں - اُس کے پیرو زیادہ سے زیادہ ان کے خلاف نفرت و حقارت کا اظہار کریں - اور اُن کے جرم کی پوری سزا دلانے کی کوشش کریں - پھر جن لوگوں کو کسی فرقہ وارانہ فساد میں جانی یا مالی نقصان پہنچے - متفقہ طور پر ان سے ہمدردی کی جائے - اور ممکن امداد دی جائے -

ہندو اخبارات کی فتنہ انگیزی

ہری پور کا فساد نہایت افسوسناک ہے - خاص کر اس وجہ سے کہ برسوں کی جدوجہد سے اب خدا خدا کر کے سکھوں اور مسلمانوں کے تعلقات کچھ روبراہ ہونے لگے ہیں - ان میں یہ فساد کچھ نہ کچھ رخنہ پیدا کر دے گا - کیونکہ اس کی آڑ لے کر ایسے لوگ جن کی فطرت میں شر و فساد پایا جاتا ہے - کوشش کر رہے ہیں - کہ مسلمانوں اور سکھوں میں مناقشت پیدا کر دیں - اور ان کے دوستانہ تعلقات بگاڑ دیں - چنانچہ قریباً پنجاب کے سارے کے سارے ہندو اخبارات اور سکھوں کا ایک طبقہ اس جدوجہد میں مصروف ہو گیا ہے - اس موقعہ پر ہندو پریس نے جو طریق عمل اختیار کیا ہے - وہ نہایت ہی شر انگیز ہے - ہندو اخبارات کے صفحات میں نہایت طول طویل ایسی داستانیں شائع ہو رہی ہیں - اور اس رنگ میں رائے زنی کی جا رہی ہے - کہ ہری پور کا فساد جو تھوڑی ہی دیر بعد ختم ہو گیا تھا - اس قدر وسعت اختیار کر لے - کہ نہ صرف سارے صوبہ سرحد میں بلکہ پنجاب میں بھی پھیل جائے -

مسلمانوں کا رویّہ

لیکن اس موقعہ پر سکھوں کی اکثریت نے اور صوبہ سرحد و پنجاب کے تمام کے تمام مسلمانوں نے جو رویہ اختیار کیا ہے - وہ نہایت ہی قابلِ تعریف ہے - مسلمانوں نے اس بات کو بہت شدت کے ساتھ محسوس کیا ہے - کہ ہری پور کا فساد ایسے صوبہ میں ہوا ہے -

ایڈیٹر :- غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی صحت کیلئے خصوصیت سے دعا کی جائے

قادیان ۱۲ جنوری۔ آج سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ لاہور کے ہسپتال میں بروز جمعہ ۱۴ جنوری کو ۹ بجے صبح ان کا اپریشن ہوگا۔ احباب جماعت خصوصیت کے ساتھ دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے اپریشن کامیاب ہو۔ اور سیدہ موصوفہ کو جن کا وجود ساری جماعت کے لئے اور خاصکر طبقہ خواتین کے لئے نہایت نافع ہے کامل صحت بخشے۔ تا آپ حسب معمول ہر مصیبت زدہ کی مصیبت دور کرنیکی حتی الامکان کوشش فرماتی رہیں۔ اور ادنےٰ سے ادنےٰ خدام کی خوشی میں بھی شریک ہو کر اسمیں اضافہ کرتی رہیں۔

مبلغین جماعت احمدیہ

یہ قرآں منانے چلے جارہے ہیں — یہ حکمت سکھانے چلے جارہے ہیں
رہِ حق بتانے چلے جارہے ہیں — پیام خداوند پہنچا رہے ہیں
مرے بھائی تبلیغ کو جارہے ہیں

مُسلّح سیوفِ الٰہی سے ہر دم — دعاؤں کی لے کر سپر نکلے باہم
ذرا دیکھئے ان شجاعوں کے دم خم — نمونہ یہ ہمت کا دکھلا رہے ہیں
مرے بھائی تبلیغ کو جارہے ہیں

جبیں پر نشاں سجدہ ریزی کے دیکھو — اور ارمان پھر نور بیزی کے دیکھو
عجب نقش ذہنوں کی تیزی کے دیکھو — کہ ہر اُلجھن اپنی وہ سلجھا رہے ہیں
مرے بھائی تبلیغ کو جارہے ہیں

بغل میں ہے قرآں لب پر دعائیں — ہدایت کے پھیلانے کی التجائیں
یہ کوشش کہ انساں کو حق سے ملائیں — یہی ولولے ان کو تڑپا رہے ہیں
مرے بھائی تبلیغ کو جارہے ہیں

فدا کار ہیں یہ شہِ دوسرا کے — دل و جان سے ہو چکے ہیں خدا کے
یہ میکش ہیں خمخانہ میسرزا کے — جو مے پی رہے اوروں کو پلوا رہے ہیں
مرے بھائی تبلیغ کو جارہے ہیں

خلافت کی برکات کا ہے کرشمہ — کہ جاری ہے فیضانِ احمد کا چشمہ
لگائیں جو آنکھوں پہ روحانی چشمہ — تو دیکھیں کہ سب ہی ادھر آرہے ہیں
مرے بھائی تبلیغ کو جارہے ہیں

الٰہی یہ خدام و انصار سارے — خدا کی خدائی میں اکمل کے پیارے
ضیا بخش عالم رہیں ماہ پارے — کہ نور احمدیت کا پھیلا رہے ہیں
مرے بھائی تبلیغ کو جارہے ہیں

جہاں مسلمانوں کی بہت بڑی اکثریت ہے۔ اور سکھ بہت معمولی اقلیت میں ہیں۔ پھر گوردوارہ کو جلانا گرنتھیوں کو قتل کرنا اور گرنتھ صاحب کی توہین کرنا اس قدر شرمناک افعال ہیں۔ کہ عقل و فکر رکھنے والے ہر مسلمان کی گردن اس کا ذکر سنکر شرم کے مارے جھک جاتی ہے ان سب امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے صوبہ سرحد اور پنجاب کے تمام مسلمانوں نے بغیر کسی استثناء کے اور تمام مسلمان پریس نے ہری پور کے فساد میں حصہ لینے والوں کی پورے زور کے ساتھ مذمت کی۔ اور سکھوں سے ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ اس واقعہ کے متعلق مسلمان اخبارات کے مفصل اور متعدد مضامین میں سے صرف چند فقرات یہ ہیں۔ اخبار "احسان" (۲۱ جنوری) نے لکھا۔ جہاں تک اس واقعہ کا تعلق ہے تمام مسلمانان ہند اسکی مذمت کرتے ہیں۔ اور ان شرارت پسند مسلمانوں کے لئے قابل عبرت سزاؤں کے طلبگار ہیں جنہوں نے اس ہنگامہ میں حصہ لیا۔ اور سکھوں کے جائز حقوق کو پامال کرنے کی کوشش کی۔

اخبار زمیندار (۲۱ جنوری) نے لکھا۔ سارے اسلامی صحافت اور تمام مسلم اکابر نے مفسدین ہری پور کو ملامتوں کی بوچھاڑ کی ہے۔

اخبار شہباز (۲۱ جنوری) نے لکھا سارے ہندوستان میں ایک مسلمان بھی ایسا نہیں۔ جسے ہری پور کے دراز دستی کرنے والے مسلمانوں سے ہمدردی ہو۔ یا جسکی خواہش یہ ہو۔ کہ وہ اپنے کئے کی سزا پانے سے بچ جائیں"

غرض مسلم پریس اور ذمہ دار لیڈروں نے اس وقت نہایت ہی بہتر مثال قائم کی ہے۔ چونکہ ہندو پریس مسلم لیگیوں کو اس فساد کا بانی مبانی قرار دے رہا ہے۔ اس لئے مسلمانوں کیطرف سے اس فساد کی مذمت کا ذکر اخبار پرتاپ (۲۰ جنوری) نے یوں کیا ہے۔ "ہری پور میں مسلم لیگیوں کے ہاتھ سکھوں کی جو درگت ہوئی۔ وہ مزید تبصرہ کی محتاج نہیں۔ ایک ایک معزز مسلمان لیگیوں کی اس حرکت پر شرمسار ہے" فسادی خواہ احراری ہوں یا لیگی۔ یا کانگرسی ایک ہندو اخبار کے مندرجہ بالا الفاظ سے جو اس فساد کو بڑی شدت سے ہوا دے کر بڑھانے کی کوشش کر رہا ہے یہ تو ثابت ہوگیا۔ کہ ایک ایک معزز مسلمان مفسدوں کی حرکات کو مذموم سمجھتا ہے۔

سکھوں کا رویہ

دوسری طرف عام طور پر سکھوں نے بھی حوصلہ اور ضبط کا اظہار کیا ہے۔ ان کی طرف سے نہ تو اس حادثہ کو مبالغہ آمیز صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ اور نہ اسکی ذمہ داری عام مسلمانوں پر ڈالی ہے۔ سرحدی اسمبلی کے سکھ وزیر سردار اجیت سنگھ صاحب نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ پنجاب کا ہندو پریس جائز نکتہ چینی کی حد سے آگے بڑھ گیا ہے۔ یہ پریس اگر چاہے تو مجھے اپنے تیروں کا نشانہ بنا سکتا ہے لیکن ہری پور کے حادثہ الم ناک کو سیاسی اغراض کے لئے استعمال کرنا سکھوں کے زخموں پر نمک چھڑکنے کے برابر ہے۔ ایسی حالت میں جبکہ سکھوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس لگائی گئی۔ ان کے دو گرنتھی قتل ہو گئے۔ اور گرنتھ صاحب کی بے حرمتی کی گئی۔ ان کا یہ طریق عمل قابل تعریف ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ یہ چنگاری جو ہری پور میں بھڑکی گئی دور دور تک بھسم کر دینے والے شعلے نہیں پیدا کر سکی۔

حکومت سرحد کا رویہ

اس موقعہ پر حکومت سرحد کی قابل ستائش مستعدی اور فرض شناسی کا مختصر ذکر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اتنے بڑے ہجوم کو جس کی تعداد ۵ ہزار سے ۷ ہزار تک بیان کی جاتی ہے تین چار گھنٹوں کے اندر اندر پولیس کی تھوڑی سی جمعیت کے ساتھ قابو میں کر لینا۔ جہاں موقعہ پر موجود افسروں کی قابلیت کا ثبوت ہے۔ وہاں اس قابو کو مستقل بنانے کے لئے حکومت سرحد کی مستعدی بھی قابل تعریف ہے۔ وزیر اعظم سردار اورنگ زیب خان اور سردار اجیت سنگھ وزیر فوراً موقعہ پر پہونچ گئے۔ اور حفاظتی انتظامات کو بالزیادہ پختہ بنا دیا۔ پولیس کے جن ملازموں سے کوتاہی ہوئی انہیں معطل کر دیا گیا ہے تحقیقاتی کمیٹیاں مقرر کر دی گئی ہیں۔ تاکہ مجرموں کا پتہ لگا کر انہیں سزا دی جا سکے سکھ فوج کو اس علاقہ میں متعین کرنے کے انتظامات بھی کئے جا رہے ہیں سکھوں سے اظہار ہمدردی کے ساتھ ہر طرح سے تسلی بھی دی جا رہی ہے۔ کہ انکی حفاظت اور انکے حقوق کی نگہداشت کا پورا پورا انتظام کیا جائیگا۔ کسی فساد کے موقعہ پر حکومت کیطرف سے اس قدر مستعدی اور سرگرمی کی یہ پہلی مثال ہے۔ اور اگر دوسرے صوبوں کی حکومتیں بھی اسکی تقلید کریں۔ تو یقیناً فرقہ وارانہ فسادات کا جلد قلع قمع ہو سکتا ہے۔

۴ فرقہ وارانہ فساد دور کرنیکا بہترین طریق۔ غرض اس موقعہ پر مسلمانوں اور سکھوں نے جو طریق عمل اختیار کیا۔ اور جس کی وجہ سے حکومت صوبہ سرحد کو بھی نتیجہ خیز مستعدی اور سرگرمی دکھانے کا موقعہ ملا۔ اس نے حضرت [illegible] امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس تجویز کی اہمیت میں اور بھی اضافہ کر دیا ہے جس کا ذکر ہم نے ابتداء میں مختصر طور پر کیا ہے۔ اور یہ بات پایۂ ثبوت کو پہونچ گئی ہے۔ کہ فرقہ وارانہ فسادات کو ختم کرنے یا کم از کم انکی شدت کو دور کرنے کیلئے یہ بہترین طریق ہے۔

احمدیوں اور غیر احمدیوں میں امتیاز اور غیر مبائعین

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر سے جو شخص واقفیت رکھتا ہے۔ اس پر یہ حقیقت عیاں ہے۔ کہ حضور اپنی جماعت کو دوسرں سے علیحدہ اور ممتاز دیکھنا چاہتے تھے۔ اور خدائی منشاء کے ماتحت تمام اوامر میں احباب جماعت کو الگ کرکے ایک سچا اور نیک نمونہ قائم کرنا چاہتے تھے اس بارہ میں آپ کو یہ الہام بھی ہوا تھا ما کان اللہ لیترکک حتیٰ یمیز الخبیث من الطیب (تذکرہ) کہ خدا کی شان سے بعید ہے۔ کہ وہ تجھے چھوڑ دے۔ یعنی ایسا نہیں ہوگا۔ جب تک کہ خبیث اور طیب میں فرق کرکے نہ دکھادے اور درحقیقت ہمیشہ سے خدا تعالیٰ کی یہ سنت ہے۔ کہ وہ اپنے نبیوں اور ماموروں کے ذریعہ یہ امتیاز پیدا کرتا چلا آیا ہے قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ما کان لیذر المومنین علیٰ ما انتم علیہ حتیٰ یمیز الخبیث من الطیب (آل عمران) پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کام کو باحسن وجوہ سرانجام دیا۔ اور اپنی جماعت کو ہر موقعہ اور ہر محل پر اس امر کی تلقین فرمائی۔ مگر غیر مبائعین کو اس سے انکار ہے۔ اس لئے بطور نمونہ نماز۔ رشتہ وناطہ جنازہ اور قربانی کے مسائل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پیش کی جاتی ہے۔

غیر احمدی کی اقتداء میں نماز

۲۰ فروری ۱۹۰۱ء کو کسی نے سوال کیا کہ جو لوگ آپ کے مرید نہیں ہیں۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے آپ نے اپنے مریدوں کو کیوں منع فرمایا ہے۔

جواب:۔ فرمایا جن لوگوں نے جلد بازی کے ساتھ بدظنی کرکے اس سلسلہ پر جو مصائب ہیں اس سے لاپرواہ پڑے ہیں۔ ان لوگوں نے تقویٰ سے کام نہیں لیا۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی پاک کلام میں فرماتا ہے۔ انما یتقبل اللہ من المتقین۔ یعنی خدا صرف متقی لوگوں کی نماز قبول کرتا ہے۔ اس واسطے کہا گیا ہے کہ ایسے آدمی کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ جس کی نماز خود قبولیت کے درجہ تک پہنچنے والی نہیں (الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۱ء)

(۲) مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۰۱ء کو اپنی جماعت کا غیر کے پیچھے نماز پڑھنے کے متعلق ذکر تھا۔ فرمایا صبر کرو۔ اور اپنی جماعت کے غیر کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ بہتری اور نیکی اسی میں ہے۔ اسی میں تمہاری نصرت اور فتح عظیم ہے اور یہی اس جماعت کی ترقی کا موجب ہے۔ ۔ ۔ ۔ تم اگر ان سے ملے رہے۔ تو خدا تعالیٰ جو خاص نظر تم پر رکھتا ہے۔ نہیں رکھیگا۔ پاک جماعت جب الگ ہو۔ تو پھر اس میں ترقی ہوتی ہے۔ (الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء)

(۳) ۱۰ ستمبر ۱۹۰۱ء کو سید عبداللہ صاحب عرب کے سوال پر فرمایا۔ مصدقین کے سوا کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کلام الٰہی سے ظاہر ہے کہ تکفیر کرنیوالے اور تکذیب کی راہ اختیار کرنے والے ہلاک شدہ قوم ہے۔ اس لئے وہ اس لائق نہیں ہیں۔ کہ میری جماعت میں سے کوئی شخص ان کے پیچھے نماز پڑھے۔ کیا زندہ مردہ کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے۔ تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے۔ کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیئے کہ تمہارا وہی امام ہو۔ جو تم میں سے ہو۔ (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۴ حاشیہ)

(۴) ۱۰ جنوری ۱۹۰۲ء کو خان محمد عجب خان صاحب آف زیدہ کے استفسار پر کہ بعض اوقات ایسے لوگوں سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ جو اس سلسلہ سے اجنبی اور ناواقف ہوتے ہیں۔ ان کے پیچھے نماز پڑھ لیا کریں۔ یا نہیں۔ فرمایا اول تو کوئی ایسی جگہ نہیں۔ جہاں لوگ واقف نہ ہوں۔ اور جہاں ایسی صورت ہو کہ لوگ ہم سے اجنبی اور ناواقف ہوں۔ تو ان کے سامنے اپنے سلسلہ کو پیش کرکے دیکھ لیا۔ اگر تصدیق کریں۔ تو ان کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ ورنہ ہرگز نہیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ ایک جماعت تیار کرے۔ پھر جان بوجھ کر ان لوگوں میں گھسنا جن سے وہ الگ کرنا چاہتا ہے منشاء الٰہی کی مخالفت ہے۔ (بدر ۲۳ فروری ۱۹۰۳ء)

(۵) کسی کے سوال پر فرمایا۔ "مخالف کے پیچھے نماز بالکل نہیں ہوتی۔ پرہیزگار کے پیچھے نماز پڑھنے سے آدمی بخشا جاتا ہے۔ نماز تو تمام برکتوں کی کنجی ہے۔ نماز دعا ہے جو قبول ہوتی ہے۔ امام بطور وکیل کے ہوتا ہے۔ اگر اس کا اپنا دل سیاہ ہو۔ تو پھر وہ دوسروں کو کیا برکت دیگا"

(الحکم ۳۱ جولائی ۱۹۰۱ء)

(۶) سوال۔ ایسے لوگوں کی نسبت سوال ہوا۔ جو نہ مکفر ہے نہ مکذب اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا مسئلہ دریافت کیا گیا۔

جواب۔ فرمایا۔ اگر وہ منافقانہ رنگ میں ایسا نہیں کرتے۔ جیسا کہ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ کہ "با مسلماں اللہ اللہ۔ با برہمن رام رام"۔ تو وہ اشتہار دیدیں۔ کہ ہم نہ مکذب ہیں نہ مکفر۔ بلکہ بزرگ۔ نیک ولی اللہ سمجھتے ہیں۔ اور مکفرین کو اس لئے کہ وہ ایک مومن کو کافر کہتے ہیں۔ کافر جانتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہو۔ کہ وہ سچ کہتے ہیں ورنہ ہم ان کا کیسے اعتبار کرسکتے ہیں۔ اور کیونکر ان کے پیچھے نماز کا حکم دے سکتے ہیں۔ (البدر ۲۳ اپریل ۱۹۰۳ء)

(۷) سوال ہوا۔ کہ اگر کسی جگہ امام نماز حضور کے حالات سے واقف نہیں۔ تو اس کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں فرمایا پہلے تمہارا فرض ہے۔ کہ اسے واقف کرو۔ پھر اگر تصدیق کرے۔ تو بہتر ورنہ اس کے پیچھے اپنی نماز ضائع نہ کرو۔ اور اگر کوئی خاموش رہے نہ تصدیق کرے نہ تکذیب تو وہ بھی منافق ہے۔ اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو"

(الحکم ۳۰ اپریل ۱۹۰۱ء)

(۸) سوال پیش ہوا۔ کہ کیا مخالفوں کے گھر کی چیز کھالیویں یا نہ۔ جواب۔ فرمایا نصاریٰ کی پاک چیزیں بھی کھالی جاتی ہیں۔ ہندوؤں کی مٹھائی وغیرہ بھی ہم کھالیتے ہیں۔ پھر ان کی چیز کھالینا کیا منع ہے۔ ہاں میں تو نماز سے منع کرتا ہوں۔ کہ ان کے پیچھے نہ پڑھو۔ (الحکم ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء)

ان حوالجات سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نماز کے مسئلہ میں کس طرح غیروں سے اپنی جماعت کو علیحدہ رکھنا چاہتے تھے۔ بلکہ یہ ہدایت فرماتے ہیں۔ کہ پاک جماعت اگر الگ ہو۔ تو پھر اس میں ترقی ہوتی ہے۔

غیر احمدی سے رشتہ ناطہ

حضور فرماتے ہیں۔

(۱) یہ تو ظاہر ہے۔ کہ جو لوگ مخالف مولویوں کے زیر سایہ ہوکر تعصب اور عناد اور بخل اور عداوت کے پورے درجہ تک پہنچ گئے ہیں۔ ان سے ہماری جماعت کے لئے رشتے غیر ممکن ہوگئے ہیں۔ جب تک کہ وہ توبہ کرکے اس جماعت میں داخل نہ ہوں۔ (اشتہار ۷ جون ۱۸۹۸ء)

(۲) یاد رکھو کہ جو شخص ایسے لوگوں کو چھوڑ نہیں سکتا۔ وہ ہماری جماعت میں داخل ہونے کے لائق نہیں۔ جب تک پاکی اور سچائی کے لئے ایک بھائی بھائی کو نہیں چھوڑیگا۔ اور ایک باپ بیٹے سے علیحدہ نہیں ہوگا۔ تب تک وہ ہم میں سے نہیں۔ (ایضاً)

(۳) غیر احمدیوں کی لڑکی لے لینے میں حرج نہیں۔ ہے کیونکہ اہل کتاب عورتوں سے بھی تو نکاح جائز ہے۔ بلکہ اس میں تو فائدہ ہے۔ کہ ایک اور انسان ہدایت پاتا ہے۔ اپنی لڑکی کسی غیر احمدی کو نہ دینی چاہیئے۔ اگر ملے تو بیشک لو۔ لینے میں حرج نہیں۔ اور دینے میں گناہ ہے (الحکم ۱۴ اپریل ۱۹۰۸ء)

(۴) مولوی فضل الرحمن صاحب مرحوم قصبہ ہیلاں ضلع گجرات کے استفسار پر کہ وہ اپنی غیر احمدی ہمشیرہ کے لڑکے سے اپنی لڑکی کا رشتہ کرنا چاہتے ہیں۔ فرمایا "یہ امر بالکل ہمارے طریق کے برخلاف ہے۔ کہ آپ اپنی لڑکی ایک ایسے شخص کو دیں۔ جو کہ اس جماعت میں داخل نہیں۔ " ۔ ۔ ۔ ۔ پس یہ قطعی حکم ہے۔ کہ جو لڑکا احمدی نہ ہو۔ اسکو لڑکی دینا گناہ ہے (مکتوب ۷ اپریل ۱۹۰۸ء)

(۵) حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے ۱۹۰۸ء میں حافظ محمد عیسےٰ صاحب بھیروی کو رشتہ کی تحریک کرتے ہوئے تحریر فرمایا تھا "حضرت صاحب کا صاف صریح حکم ہے۔ کہ بدوں احمدی کے لڑکی کا رشتہ نہ کیا جائے۔ اس لئے مناسب یہی ہے۔ کہ آپ یہ رشتہ منظور کرلیں (مکتوب ۸ جون ۱۹۰۸ء)

غیر احمدی کا جنازہ

(۱) ایک صاحب نے پوچھا۔ کہ ہمارے گاؤں میں طاعون ہے۔ اور اکثر مخالف مکذب مرتے ہیں۔ ان کا جنازہ پڑھا جائے کہ نہ۔ فرمایا یہ ایک فرض کفایہ ہے۔ اگر کنبہ سے ایک آدمی بھی چلا جائے۔ تو ہو جاتا ہے۔ مگر یہاں ایک تو طاعون زدہ ہے کہ جس کے پاس جانے سے خدا روکتا ہے۔ دوسرے وہ مخالف ہے۔ خواہ مخواہ تداخل جائز نہیں۔ خدا فرماتا ہے۔ تم ان لوگوں کو بالکل چھوڑ دو۔ اگر وہ چاہیگا تو ان کو خود دوست بنادیگا۔ یعنی وہ مسلمان ہو جاوینگے

خدا نے منہاج نبوت پر اس سلسلہ کو چلایا ہے۔ مداہنہ سے ہرگز فائدہ نہ ہوگا۔ بلکہ اپنا حصہ ایمان کا بھی گنواؤ گے۔" (بدر ۱۵؍مئی ۱۹۰۳ء)

(۲) "جو شخص ظاہر کرتا ہے۔ کہ میں نہ اِدھر کا ہوں۔ اور نہ اُدھر کا ہوں۔ اصل میں وہ بھی ہمارا مکذب ہے۔ اور جو ہمارا مصدق نہیں۔ اور کہتا ہے۔ کہ میں ان کو اچھا جانتا ہوں۔ وہ بھی مخالف ہے۔ ایسے لوگ اصل میں منافق طبع ہوتے ہیں۔" (بدر ۲۴؍اپریل ۱۹۰۳ء)

(۳) سر سید مرحوم کی وفات پر غیر مبایعین کے اکابر نے چاہا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور درخواست کی۔ کہ ایسے صلح کل کا جنازہ پڑھ دیا جائے۔ تاکہ بیرونی جماعتیں مرکز کی اتباع میں ہر مقام پر جنازہ پڑھ دیں۔ اور اس طرح انگریزی خوان طبقہ میں ہر دلعزیزی پیدا کی جائے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس درخواست کو رد کر دیا۔ اور جنازہ نہ پڑھا۔ اور اسے مداہنت قرار دیا۔

(۴) مرزا فضل احمد صاحب جو حضرت مسیح موعود السلام کی پہلی بیوی سے لڑکے تھے کی نعش جب قادیان لائی گئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں اطلاع پہنچائی گئی۔ اور جنازہ کے لئے درخواست کی گئی۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ فضل احمد میرا بڑا فرمانبردار اور مطیع تھا حتیٰ کہ میرے کہنے پر اس نے اپنی بیوی کو طلاق بھی دے دی تھی۔ مگر چونکہ بیعت میں شامل نہ تھا اس لئے حضور نے جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا۔

غیروں سے ملکر قربانی

سوال:- ایک شخص نے سوال پیش کیا کہ کیا ہم غیر احمدیوں کے ساتھ مل کر یعنے تھوڑے تھوڑے روپے ڈال کر کوئی جانور مثلاً گائے ذبح کریں۔ تو جائز ہے؟

جواب:- فرمایا۔ ایسی کیا ضرورت پڑ گئی ہے۔ کہ تم غیروں کے ساتھ شامل ہوتے ہو۔ اگر تم پر قربانی فرض ہے۔ تو بکرا ذبح کر سکتے ہو۔ اور اگر اتنی بھی توفیق نہیں۔ تو پھر تم پر قربانی فرض بھی نہیں۔ وہ غیر جو تم کو اپنے سے نکالتے ہیں اور کافر قرار دیتے ہیں۔ وہ تو پسند نہیں کرتے۔ کہ تمہارے ساتھ شامل ہوں۔ تو تمہیں کیا ضرورت ہے۔ کہ ان کے ساتھ شامل ہو۔ خدا پر توکل کرو۔ (فتاویٰ ص ۱۲۳ مطبوعہ ۱۹۳۵ء)

حج میں احمدی کی نماز

پانچ ارکانِ اسلام میں سے ایک حج بھی ہے۔ اس موقعہ پر بھی حضور نے غیروں سے الگ رہنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"حج میں بھی آدمی یہ التزام کر سکتا ہے۔ کہ اپنے جائے قیام پر نماز پڑھ لیوے۔ اور کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھے۔ بعض ائمہ دین سالہا سال مکہ میں رہے۔ لیکن چونکہ وہاں کے لوگوں کی حالت تقوےٰ سے گری ہوئی تھی۔ اس لئے کسی کے پیچھے نماز پڑھنا گوارا نہ کیا۔ اور گھر میں پڑھتے رہے۔ یہ چار مصلّے جو اب ہیں۔ یہ تو پیچھے بنے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ہرگز نہ تھے۔ اس وقت ایک ہی مصلّے تھا۔ اور اب بھی جب تک چاروں اٹھ کر ایک ہی مصلّے نہ ہوگا۔ تب تک وہاں توحید اور راستی ہرگز نہ پھیلے گی۔"

(فتاویٰ احمدیہ ص ۲۱)

غرض وہ مسائل اسلامی جن میں غیروں سے اشتراک ہو سکتا تھا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو ہدایت فرمائی۔ کہ اشتراک نہ کیا جائے۔ بلکہ الگ رہنے کے لئے تاکید فرمائی۔ اور فرمایا:- "تم اگر ان سے الگ رہے۔ تو خدا تعالےٰ جو خاص نظر تم پر رکھتا ہے۔ وہ نہیں رکھیگا۔ پاک جماعت اگر الگ ہو۔ تو پھر اس میں ترقی ہوتی ہے۔" (الحکم ۱۰؍اگست ۱۹۰۱ء)

یہ حوالہ بھی مبایعین کے حق پر ہونے کی زبردست دلیل ہے۔ ۱۹۱۴ء میں اختلاف کے وقت غیر مبایعین الگ ہو گئے۔ اور اپنی کثرت کو اپنی صداقت کی دلیل گرداننے لگے اور ایسے عقائد کا اظہار کرنے لگے۔ کہ غیر ان سے متنفر نہ ہوں۔ لیکن ان کے بالمقابل سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہٖ نے باوجود جماعت کی تھوڑی تعداد کے صحیح عقائد کو اختیار کیا۔ اور غیروں سے غلط عقائد ظاہر کر کے ملنے کے لئے تیار نہ ہوئے۔ اور غیروں سے امتیاز قائم رکھا۔ تب خدا کی نصرت اور تائید نازل ہوئی کہ قلت کثرت میں بدل گئی۔ اور وہی لوگ جو پہلے کثرت کو اپنی سچائی کی دلیل گردانا کرتے تھے۔ پھر آیت کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ کا ورد کرنے لگے۔ کہ گو ہماری تعداد تھوڑی ہے۔ مگر بعض اوقات چھوٹی جماعت بڑی جماعت پر خدا کے اذن سے غالب آ جایا کرتی ہے۔ بہر حال غیر مبایعین نے ابتداء ہی سے ایسا غلط قدم اٹھایا۔ کہ پھر سیدھا نہ ہوا اور ان کی ساری عمارت ٹیڑھی ہوتی گئی۔ ونعم ما قیل:- ؎

خشت اول چوں نہد معمار کج۔ تا ثریا میرود دیوار کج

خاکسار قمر الدین مولوی فاضل قادیان

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو تبادلہ خیالات کی دعوت

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری وہ شخصیت ہیں۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت میں باقی تمام مخالفین کی فرداً فرداً کوششوں کے مقابلہ میں تحریری رنگ میں سب سے زیادہ مقابلہ کیا ہے۔ گو اثر کے لحاظ سے ان کے اس لٹریچر نے جماعت احمدیہ کی ترقی میں بطور کھاد ہی کے کام دیا ہے کیونکہ ان کی ان مخالفانہ کوششوں کے باوجود جماعت احمدیہ دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ اور کئی اصحاب کے لئے ان کا مخالفانہ لٹریچر احمدیت کی تحریک کے مطالعہ اور بالآخر ان کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے پر منتج ہوا ہے۔ چنانچہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے اس مخالفانہ لٹریچر کے مطالعہ سے مجھ پر بھی یہ اثر ہے۔ کہ بعض جگہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا دماغ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف قلم اٹھاتے ہوئے بغض و عناد کے جذبہ سے ایسا ماؤف ہو جاتا ہے۔ کہ وہ آپ کی تحریر و تقریر کا صحیح مفہوم سمجھے بغیر اپنی طرف سے اس کا ایک غلط مفہوم تراش کر اس پر اعتراضات کی عمارت کھڑی کر دیتے ہیں۔ اور پھر وہ دانستہ دیانت و امانت کی گردن پر چھری پھیرتے ہوئے حضور علیہ السلام کی تحریر و تقریر کے سیاق و سباق کو نظر انداز کر کے اور حوالہ جات میں قطع و برید سے کام لے کر لوگوں کو آپ کے کلام کے اصل مفہوم سے تاریکی میں رکھنا چاہتے ہیں۔ اور خود اپنے اعتراضات میں حق بجانب دکھانا چاہتے ہیں۔

اگر مولوی ثناء اللہ صاحب کو میری اس بات سے انکار ہو۔ اور وہ اس اثر کو جو ان کی مخالفانہ تحریرات پڑھ کر مجھ پر ہوتا ہے میری کسی غلطی کا نتیجہ سمجھتے ہیں۔ تو پھر میں انہیں دعوت دیتا ہوں۔ کہ وہ مجھ سے اس بارہ میں تحریری تبادلۂ خیالات کر لیں۔ میری اس دعوت کے ساتھ کوئی لمبی چوڑی شرائط نہیں۔ صرف اتنی گذارش ہے۔ کہ میں اپنا پہلا پرچہ اپنے دعویٰ کے ثبوت میں لکھوں گا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب باری باری کے اپنے تین پرچوں میں میرے دلائل پر جرح کریں گے۔ اور آخری پرچہ میں جو میرا چوتھا پرچہ ہوگا۔ میں جواب الجواب دونگا۔ ہر پرچہ کے متعلق حتی الوسع کوشش کی جائے۔ کہ اس کا مضمون اخبار کے دو صفحات سے زیادہ نہ ہو۔

امید ہے۔ کہ مولوی صاحب کو اس دعوت کے قبول کرنے میں کوئی عذر نہیں ہوگا۔ اگر پندرہ دن تک مولوی صاحب نے دعوت قبول کرنے کی تحریری منظوری نہ دی۔ تو ان کی خاموشی کو ہی ان کی منظوری پر محمول کر کے میں اپنا پہلا پرچہ انشاء اللہ تعالیٰ "الفضل" میں شائع کرا دوں گا۔

قاضی محمد نذیر لائلپوری مبلغ سلسلہ احمدیہ۔

درخواستِ دعا

مکرم حکیم عبدالعزیز خاں صاحب پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر بعارضہ انفلوئنزا بیمار ہیں اور احباب سے صحت کیلئے درخواستِ دعا کرتے ہیں۔ ان کے لئے دعا فرمائی جائے۔

نتیجہ امتحان دینیات جماعت دہم نصرت گرلز ہائی سکول قادیان

نتیجہ امتحان دینیات جماعت دہم نصرت گرلز ہائی سکول درج ذیل ہے۔ اس امتحان میں کل ۲۲ طالبات شامل ہوئی تھیں۔ جن میں سے ۲۰ طالبات کامیاب ہوئی ہیں۔ ذیل میں صرف کامیاب ہونے والی طالبات کے نام شائع کئے جا رہے ہیں۔ مبارکہ بیگم بنت ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب ۱۰۶/۱۵۰ نمبر لیکر اول رہی ہیں اور امۃ الحفیظ نیاز دوم اور سارہ صدیقہ سوم۔ ۶۶ فیصدی یا اس سے زیادہ نمبر لینے والی طالبات درجہ اول میں اور ۵۲ فیصدی یا اس سے زیادہ نمبر لینے والی درجہ دوم میں اور باقی سب درجہ سوم میں پاس ہوئیں۔ (خاکسار نورالحق واقف تحریک جدید اسسٹنٹ سکرٹری مجلس تعلیم)

مبارکہ بیگم بنت ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب ۱۰۶/۱۵۰
امۃ الحفیظ نیاز ۱۰۵ سارہ صدیقہ ۱۰۰ -
عائشہ ۸۷ - امۃ الحمید ۸۵ غلام فاطمہ ۸۳
آمنہ ۷۷ - امۃ السلام ۷۶ - طاہرہ بانو ۷۱
حمیدہ ۶۸ - بشریٰ ۶۷ - ناصرہ ۶۷ -
امۃ العزیز ۶۶ - رضیہ خاتون ۶۲
حفیظ الرحمان مجیدہ ۶۵ - امۃ المجید ۵۹
گلشن آرا ۵۰ فہمیدہ ۵۳ مسعودہ نگین ۵۲
سارہ نسیمہ ۶۰

نمائندگان مشاورت کو مزید یاددہانی

گذشتہ مشاورت کے موقع پر فیصلہ ہوا تھا۔ کہ نمائندگان اپنی اپنی جگہ پر واپس جا کر مشاورت کی رپورٹ اپنی اپنی جماعتوں کو سنادیں اور اس کے متعلق الفضل مورخہ ۹/۴۲ ۱ اور ۱۸/۴۲ ۳ میں اعلان کیا گیا تھا۔ کہ براہ مہربانی جن نمائندگان نے رپورٹیں سنادی ہوں۔ وہ دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ مگر اس کے متعلق بہت کم جماعتوں نے اطلاع دی ہے۔ اور مرکز کے محلوں کی طرف سے بھی اطلاع نہیں آئی۔ اسلئے پھر یاددہانی کی جاتی ہے۔ کہ جن جماعتوں نے ابھی تک رپورٹ نہیں کی۔ وہ جلد رپورٹیں ارسال کر دیں۔

(ناظر بیت المال)

ایک نہایت ضروری اعلان

جن احباب نے بدلے شیخ غلام حسین صاحب ساکن محلہ دارالعلوم کے ذریعہ اراضی خرید کی ہو۔ اور روپیہ بھجوا دیا ہو۔ ان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی اپنی رسید کی نقل پریذیڈنٹ یا امیر کی تصدیق کے ساتھ یا جو بھی ثبوت ہو۔ نظارت ہذا میں ۳۱/۱/۴۳ تک بھجوا دیں۔ اس کے بعد اگر کوئی دوست نقل رسید بعد تصدیق پریذیڈنٹ یا امیر بھجوائیں گے۔ تو وہ قابل قبول نہ ہوگی۔ اور اس نقصان کے وہ خود ذمہ دار ہوں گے۔ نظارت اس بارہ میں تحقیقات کرا رہی ہے۔

جن احباب کے مطالعہ سے یہ اعلان گزرے وہ خریدار اصحاب کو مطلع کر دیں۔

(ناظر امور عامہ)

اعلان تقرر عہدہ داران مجالس انصاراللہ

مندرجہ ذیل مجالس انصاراللہ کے لئے ذیل کے عہدہ داران کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے احباب جماعت ان سے تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

۱۔ مجلس انصاراللہ مونگھیر۔ (۱) حکیم مولوی خلیل احمد صاحب زعیم انصاراللہ (۲) سید وزارت حسین صاحب سیکرٹری انصاراللہ (۳) مولوی عبدالباقی صاحب نائب " " "

۲۔ مجلس انصاراللہ جماعت چک ۵۶۵ ڈاک خانہ گنگاپور ضلع لائل پور۔ چوہدری محمد الدین صاحب نمبردار زعیم انصاراللہ۔ چوہدری رحیم بخش صاحب سیکرٹری انصاراللہ۔

۳۔ مجلس انصاراللہ جماعت چک چہور ۱۱۷ ڈاک خانہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ۔ ڈاکٹر غلام قادر صاحب زعیم انصاراللہ۔

۴۔ مجلس انصاراللہ جماعت دوست پور ڈاک خانہ کالا افغانی ضلع شیخوپورہ۔ مولوی محمد دین صاحب زعیم انصاراللہ۔

۵۔ مجلس انصاراللہ بیدادپور ڈاکخانہ گکھیالہ درکاں ضلع شیخوپورہ۔ چوہدری محمد خان صاحب زعیم انصاراللہ۔

(صدر مرکزیہ مجلس انصاراللہ قادیان)

مطبوعات جدیدہ

حسب ذیل کتب میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان نے حال میں شائع کی ہیں:۔

کلام محمود ہر دو حصہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی جملہ آج تک کی نظموں کا تازہ ایڈیشن ہے۔ قیمت ۶/ر۔ درثمین اردو مکمل بڑی جیبی تقطیع جدید ایڈیشن شائع کیا ہے۔ قیمت ۵/ر۔ دینیات کا پہلا رسالہ۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا بچوں کے لئے نیا ایڈیشن چھوٹی تقطیع پر شائع کیا ہے قیمت ۶/ر نماز مترجم۔ مرتبہ محمد یامین صاحب جس کا اب سترہواں ایڈیشن چھپا ہے قیمت ۲/ر سیرت مسیح موعود مصنفہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب قیمت ۱/ر

انتخاب عہدہ داران

آئندہ کے لئے مولوی احمد اللہ صاحب کی جگہ خلیفہ عبدالرحمان صاحب کو سکرٹری مال جماعت احمدیہ سرینگر مقرر کیا جاتا ہے۔

(ناظر بیت المال)

ضروری گذارش

جن احباب نے الفضل کا چندہ جلسہ سالانہ کے موقع پر ادا نہیں فرمایا اور نہ ہی بذریعہ منی آرڈر ارسال کیا ہے۔ ان کی خدمت میں وی پی ارسال کئے جا چکے ہیں۔ احباب کو معلوم ہے کہ موجودہ سخت گرانی کے زمانہ میں اخبار کو زندہ رکھنے کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ لہذا امید کی جاتی ہے۔ کہ کوئی دوست وی پی واپس کر کے نقصان نہ پہنچائیں گے۔

(مینیجر الفضل)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۲ جنوری۔ آج پولینڈ کی وزارت نے پولینڈ کی سرحد کے متعلق روسی حکومت کی تجاویز پر غور کیا۔ خیال ہے کہ پولش وزارت ایسی کوشش نہیں کرے گی جس سے روس اور اس کے مابین تعلقات خراب ہو جائیں۔ رائٹر کا خیال ہے کہ برطانی حکومت ان تجاویز کو منظور کر لے گی۔ جو روس کی طرف سے پیش کی گئی ہیں۔ برطانیہ نہیں چاہتا کہ روس کی تجاویز کو رد کرے۔ برطانی مدبرین اس بات پر بڑی خوشی محسوس کریں گے۔ اگر پولش وزارت روسی تجاویز مان لے۔

لنڈن ۱۲ جنوری۔ کل روز روشن میں مغربی جرمنی پر موجودہ جنگ کی عظیم ترین لڑائی ہوئی۔ امریکن اڑن قلعوں کی ایک بڑی دستہ فوج کثیر التعداد شکاری طیاروں کی معیت میں بمباری کے لئے جا رہی تھی۔ راہ میں کثیر التعداد جرمن شکاری طیاروں نے مزاحمت کی۔ مقابلہ تین گھنٹہ تک جاری رہا واپس آنے والے ہوا بازوں نے بتایا کہ مزاحمت خاصی سخت تھی۔ لیکن ہم نے جس ٹھکانے کو تاک کر بمباری کی تھی۔ وہ بالکل تباہ ہو گیا۔

مدراس ۱۲ جنوری۔ ہندوستانی ایڈیٹرول کی نئی سٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس کستوری بلڈنگ میں منعقد ہوا۔ اخبار نویسوں کی مالی حالت کو بہتر بنانے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی۔ تاکہ وہ مالکان اخبارات سے گفت و شنید کرے

ماسکو ۱۲ جنوری۔ سوویٹ ہائی کمان کا ایک اعلان نیم شبی مظہر ہے کہ ۸ جنوری تک کریوی گراڈ کی جنگ میں پندرہ ہزار جرمن سپاہی کام آ چکے ہیں۔

پشاور ۱۲ جنوری۔ سرحدی گورنمنٹ نے ہری پور کے واقعہ کے سلسلے میں ایڈیشنل پولیس کے خلاف لگائے ہوئے الزامات کی تحقیقات کرنے کے لئے ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس (صوبہ سرحد) کو ہری پور بھیجا ہے۔ حکومت ہری پور کے واقعہ کے سلسلے میں ۲ کمیٹیاں مقرر کر رہی ہے۔ ایک کمیٹی کا چیئرمین کوئی یورپین سشن جج ہوگا۔ اور دوسری کمیٹی ہندو۔ سکھ اور مسلم لیڈروں پر مشتمل ہوگی۔

لنڈن ۱۲ جنوری لارڈ گرافٹ نائب وزیر جنگ نے ایک میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ کی تاریخ میں سب سے بڑی جنگ لڑنے کا وقت عنقریب ہے۔ وہ وقت دور نہیں جب جرمن پیراشوٹوں کی یلغار کا مقابلہ کرنے کے لئے انگلینڈ ہوم گارڈز پر انحصار کرے گا۔

لنڈن ۱۲ جنوری۔ ایک سرکاری اعلان میں لکھا ہے کہ سپین کے دو باشندوں کو جبرالٹر میں پھانسی دے دی گئی ہے۔ ان کے خلاف الزام یہ ہے کہ انہوں نے تخریبی کارروائیوں کی سازش کی۔ جس سے جبرالٹر کی ساری بندرگاہ کو خطرہ تھا۔

لنڈن ۱۲ جنوری۔ جرمن نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے۔ کہ جزیرہ نمائے کرچ میں جہاں پر کل تازہ روسی فوجیں اتری تھیں گھمسان کی جنگ شروع ہو گئی ہے۔ اس جنگ نے شدت اختیار کر لی ہے۔ ایک روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ۸ جنوری کو گرودگران کے رقبہ میں پندرہ ہزار جرمن تہ تیغ کئے گئے۔ ۱۱ جنوری کو سارنے کی سمت میں روسی فوجوں نے دریائے سلچ کو پار کر کے اس کے شمال کی طرف ریلوے سٹیشن شیلز بک اور جنوب کی طرف موربنچ پر قبضہ کر لیا۔

لاہور ۱۲ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ جنوری کے آخر تک حکومت پنجاب بہت سے سیاسی اسیروں کو رہا کرنیوالی ہے۔

الجیزائر ۱۲ جنوری۔ آزاد فرانسیسی کمیٹی نے جو عارضی اسمبلی بنا رکھی ہے۔ کل اس کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں وزیر انصاف نے اعلان کیا کہ آزاد فرانسیسی کمیٹی کے فیصلہ کے پیش نظر فرانس کے سابق وزیر اعظم ایم پیری فلانڈن ابیریا کے سابق گورنر جنرل مارشل پیروٹن مغربی فرانسیسی افریقہ کے سابق گورنر ایم بوسین اور مارشل پیٹان کے رفیق کار جنرل جین برگرٹ کو ۲۸۱ دوسرے فرانسیسی زعما کے ساتھ گرفتار کر کے نظر بند کر دیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے آزاد فرانس کے مفاد اور حقوق کو پامال کرتے ہوئے محوریوں سے تعاون کیا یا اتحادی فوجوں کے شمالی افریقہ پر اترنے کے وقت ان کے راستے میں روڑے اٹکائے۔

شیلانگ ۱۱ جنوری۔ آرڈیننس نمبر ۳۷ مجریہ ۱۹۴۳ء کا نفاذ صوبہ آسام میں کر دیا گیا ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ بعض جرائم کے مقدمات جس میں دشمن کو امداد پہنچانا دفاعی سرگرمیوں میں رکاوٹ ڈالنا ملک معظم کے مسلح جیوش کا مقابلہ کرنا وغیرہ بھی شامل ہیں۔ اب عام فوجداری عدالتوں میں پیش نہیں ہوں گے۔ بلکہ انہی فوجی عدالتوں کے سپرد کر دیا جائے گا۔ جن کے فیصلوں کے خلاف کوئی اپیل نہیں ہو سکے گی۔

اٹاوا ۱۲ جنوری۔ ہندوستان کا ایک وفد کینیڈا پہنچ گیا ہے۔ تاکہ کینیڈا سے ریلوں کا سامان ڈبے اور انجن خرید سکے۔

سٹاک ہالم ۱۲ جنوری۔ کوپن ہیگن کی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمن فوج نے ازجوگ کے علاقے میں ساری عمارتوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ جگہ ہمبرگ سے شمال کی طرف ۱۵۰ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ وہ علاقہ ہے جہاں حملے کا خطرہ ہے۔

نئی دہلی ۱۲ جنوری۔ فوڈ کانفرنس کے ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ قیمتوں کے متعلق مختلف صوبائی گورنمنٹوں میں رسہ کشی ہوئی بنگال اور دیگر خسارے کے صوبے یہ چاہتے ہیں کہ قیمتیں اتنی مقرر کی جائیں کہ عوام کے لئے آسانی پیدا ہو جائے۔ برعکس اس کے پنجاب اور دیگر بچت کے صوبے اپنے اناج کی زیادہ سے زیادہ قیمت مقرر کروانا چاہتے ہیں۔ اندریں حالات قیمت کے تعین کے متعلق کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکا۔

ماسکو ۱۲ جنوری۔ پولینڈ کے صوبہ رونو کے آٹھ سو مربع میل رقبہ پر روسیوں کا قبضہ ہو چکا ہے۔ جنوبی محاذ پر جرمنوں کی شدید مزاحمت کے باوجود روسی انہیں بدستور پیچھے دھکیل رہے ہیں۔

لنڈن ۱۲ جنوری۔ اٹلی کے متعلق اتحادی کمان کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ پانچویں فوج دشمن کی سخت مزاحمت کے باوجود کچھ اور آگے بڑھ گئی ہے۔ اور اس نے اہم پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ پانچویں فوج کے دوسرے مورچوں اور آٹھویں فوج کے مورچوں پر زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ اٹلی کے مشرقی کنارے کے ساتھ ساتھ جانے والی ریلوے لائن پر ہوائی جہازوں نے حملے کئے۔ یہ حملے انکونا سے ۵۰ میل شمال مغرب میں کئے گئے موسم کی خرابی کی وجہ سے ہوائی جہاز زیادہ کارروائی نہیں کر سکے۔ آسونیا کے پاس بم گرائے گئے۔ اور دشمن کے ۲ جہازوں کو نشانہ بنایا۔ ہمارے ۳ جہاز لاپتہ ہیں۔ ایک اطالوی گشتی دستے نے سردارد کے گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے جو کہ کسینیو سے ۴ میل دور ہے۔

ماسکو ۱۳ جنوری۔ ۲ روسی دستے جرمنوں کی اہم چھاؤنی موزیل پر بڑھ رہے ہیں۔ نیز روسی فوجیں پنسک کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ ایک روسی دستہ دشمن کے سخت مقابلہ کے باوجود بگ دریا کے پار پہنچ گیا ہے۔ اگر روسی فوجیں اسی طرح دریا کے ساتھ ساتھ بڑھتی گئیں تو جرمنوں نے دریا کے کنارے جو مورچے بنا رکھے ہیں۔ وہ ٹوٹ جائیں گے۔

واشنگٹن ۱۲ جنوری۔ نیوگنی میں اتحادی فوجیں آگے بڑھ رہی ہیں سائیڈر اور کیوے کے درمیان دشمن کو گھر جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ دشمن اس خطرہ کی وجہ سے یہ علاقہ خالی کر رہا ہے۔

واشنگٹن ۱۳ جنوری۔ نیوگنی اور نیو برٹن کے متعلق جاپانی کوشش کر رہے ہیں کہ بجروں کے ذریعے کمک اور رسد پہنچائیں۔ اس قسم کے قافلے پر حملہ کر کے ۴۳ بجروں کو کل ڈبو دیا گیا۔

انقرہ ۱۲ جنوری۔ ٹرکی کے وزیر تعلیم نے برلن میں تعلیم پانے والے ترک طالب علموں کو ہدایت کی ہے کہ وہ تعلیم حاصل کرنے کیلئے سوئٹزرلینڈ چلے جائیں۔

دہلی ۱۲ جنوری۔ آج لیڈی ویول نے نرسوں کی ایسوسی ایشن میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہندوستان میں ٹرینڈ نرسوں کی بیحد ضرورت ہے۔ یہاں ۵۰ ہزار سے زیادہ لوگوں کیلئے ایک ٹرینڈ نرس ہے۔ مگر انگلستان میں ۳۷۴ انسانوں کے